میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

جمعہ، 20 محرم، 1446ھ | 26/07/2024 | نمبر: 1446/02

پریس ریلیز

استعماری پالیسیوں سے تباہ حال پاکستان کی معیشت کی بحالی کیلئے اسلام کا انقلابی ایجنڈا

استعماری پالیسیوں کے نفاذ نے بیش بہا وسائل سے مالا مال پاکستان کی معیشت کا بُھرکس نکال لیا ہے۔ تمام پیمانوں سے پاکستان کی ریاست اور عوام دیوالیہ ہونے کی دہانے پر ہے۔ پاور سیکٹر کا گردشی قرضہ ہو، یا بجلی کے بل، دونوں ہی ادائیگی کے قابل نہیں۔ پچھلے نو سالوں میں ٹیکس وصولی میں چار گنا اضافے کے باوجود ساڑھے آٹھ ہزار ارب کا وفاقی مالیاتی خسارے کا بجٹ ریاست کا منہ چھڑا رہا ہے۔ لوگ مسلسل اپنی بنیادی ضروریات تک پر کمپرومائز پر مجبور ہیں۔ پچھلے دو سالوں میں 30 فیصد سے زائد سالانہ کی شرح مہنگائی، زرمبادلہ سے بھی خالی خزانہ، بے روزگاری، آئی ایم ایف کی غلامی اور مغربی ورلڈ آرڈر کے سامنے سجدہ ریز معیشت۔۔۔ پاکستان کی معیشت مغربی اکنامک ہٹ مین(Economic Hitmen) کے نرغے میں ہے، جس سے نکلنے کیلئے حزب التحریر پاکستان کے اہل اثر اور اہل قوت کے سامنے اسلام کا انقلابی ایجنڈا پیش کرتی ہے؛

1) بے قیمت کاغذی نوٹوں(Fiat currency) کا خاتمہ اور سونے اور چاندی پر مبنی کرنسی کا اجراء بلا کسی روک ٹوک کے کرنسی چھاپنے کا خاتمہ کرتی ہے، جو افراط زر کی جڑ کاٹ دے گا۔ بین الاقوامی تجارت کو اس پر منتقل کرنے سے ڈالر کی بالادستی کا خاتمہ اور ایک ملک کی عالمی کرنسی پر اجارہ داری کا اسٹریٹیجک ایڈوانٹیج بھی ختم ہو جائے

گا۔ سونے وچاندی کی کرنسی مالیاتی خسارے کا خاتمہ، کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو محدوداور ملکی اور عالمی تجارت میں استحکام لے کر آئے گی۔ اسلام نے مختلف احکامات کی تفصیلات میں کرنسی کو صرف سونے اور چاندی کے ساتھ جوڑ رکھاہے، مثلاًزکواۃ کانصاب، قطع ید کیلئے چوری کی مقدار کاتعین، دیت کی رقم، خزانہ بنانے کی ممانعت وغیرہ، جوواضح کرتے ہیں کہ اسلام کی کرنسی صرف سونااور چاندی ہی ہے۔

2) موجودہ نظام میں ہم صرف وفاقی قرضوں کے سود(debt servicing)کی مد میں تقریباً10 ہزار ارب کا سودادا کریں گے،دوہزارارب سے زائد بجلی کے کارخانوں کی کیپیسیٹی پیمنٹ کا بڑاحصہ سودی ادائیگیوں پر مبنی ہے، کارپوریٹ قرضوں(Corporate Lending) کے سود وغیرہ نے معیشت کا بیڑاغرق کرکے رکھاہوا ہے۔ اسلام کے احکامات اس معاملے میں جانے مانے اور قطعی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا؛ ﴿**ٱلَّذِينَ يَأۡكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِي يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيۡطَٰنُ مِنَ ٱلۡمَسِّۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمۡ قَالُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡبَيۡعُ مِثۡلُ ٱلرِّبَوٰاْۗ وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْۚ**﴾**"جولوگ سود کھاتے ہیں وہ(قیامت کے دن قبروں سے)اس طرح(حواس باختہ)ہو کر اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان نے لپٹ کر دیوانہ بنادیاہو۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سود بھی تو تجارت کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو جائز کردیاہے اور سود کو حرام۔**"(البقرۃ: 275)۔ خلافت تمام ملکی اور بین الاقوامی سودی ادائیگیوں کو یکسر مسترد کرے گی۔

3) 'پرائیویٹ سیکٹر انجن آف گروتھ ہے'، کے نیولبرل تصور کے نام پر ریاست کے کلیدی وسائل اور اربوں، کھربوں روپے کے انڈسٹریل یونٹ چند کمپنیوں اور سرمایہ داروں کو دینے نے ریاست کو غریب کردیاہے، جس کا نتیجہ دھڑادھڑ ٹیکسوں، مالیاتی خسارے اور مزید سے مزید قرضوں کی شکل میں نکل رہاہے۔ اسلام ملکیت عامہ کے اربوں ڈالر کے وسائل اور اس کی آمدن واپس ریاست کے کنٹرول میں لے آتاہے، جس سے اہم ضروریات عوام کو سستے

داموں مل جاتی ہے اور اس سیکٹرز کی آمدن ریاست کا ٹیکسوں پر انحصار محدود کر دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ **المسلمون شرکاء فی ثلاث الماء والکلاء والنار "مسلمان تین چیزوں میں شراکت دار ہیں: پانی، چراہ گاہیں اور آگ (توانائی)۔"** (ابوداود)

4) اسلام ٹیکسوں کے بارے میں اپنا منفرد نقطہ نظر دیتا ہے۔ عوام کی جان، عزت، آبرو کی طرح ان کے مال کی بھی حرمت ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ **إن دماء کم وأموالکم حرام علیکم، کحرمة یومکم هذا فی شهر کم هذا فی بلدکم هذا "اے لوگو! تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت وناموس اسی طرح ایک دوسرے پر حرام ہے جس طرح یہ دن (یوم قربانی) یہ مہینہ (ذی الحجہ) اور یہ شہر (مکہ مکرمہ) تم سب کے لیے قابل حرمت ہے۔"** (صحیح مسلم)۔ زکوۃ، عشر، خراج، جزیہ جیسے ریاستی محصولات شرعی دلیل کی بنیاد پر جمع کئے جاتے ہیں اور اس کیلئے اسلام مکمل فریم ورک مہیا کرتا ہے۔ بغیر کسی شرعی دلیل کیلئے ریاست سمیت کسی کو بھی اس میں سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں۔ پس اس اصول کی بنیاد پر جی ایس ٹی، VAT، ملکی تاجر پر کسٹم، ایکسائز، اسی طرح سرچارج، ود ہولڈنگ ٹیکس، سیس، انکم ٹیکس، کارپوریٹ ٹیکس یا دیگر بالواسطہ یا بلاواسطہ ٹیکس شرعاً حرام ہیں۔ شرعی دلیل کی بنیاد پر اسلام صرف چھ مخصوص صورتحال میں صرف صاحب ثروت لوگوں پر ان کی ضرورت سے زائد دولت پر ٹیکس لینے کی اجازت دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ إِنَّ صَاحِبَ الْمَكْسِ فِي النَّارِ "(ٹیکس) لینے والا دوزخ میں جائے گا۔" (احمد)

5) مغربی نظام میں عوام کا پیسہ بینکوں، کیپیٹل مارکیٹس اور سٹاک ایکسچینج کے مکینزم کے ذریعے جائینٹ سٹاک کمپنیوں کی شکل میں قائم بہت بڑی کمپنیوں میں سودی قرضوں یا Equity کے ذریعے منتقل ہوتا ہے، جس سے کثیر منافع چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ اسلام میں سود یا غیر اسلامی شراکت (/Partnerships

(companies) پر مبنی اس فنانسنگ اسٹرکچر کی کوئی گنجائش نہیں۔ بلکہ اسلام براہ راست شراکت کی پانچ اقسام تک (الانان، الابدان، مضاربہ، وجوہ اور مفاوضہ) پارٹنر شپس کو محدود کرکے عملًا کثیر سرمایہ کاری کی محتاج انڈسٹری (capital intensive) میں ریاست کو سرمایہ کاری پر مجبور کرتا ہے۔ یوں ریاستی ملکیت کی حامل اس انڈسٹری کی آمدن بیت المال میں جمع ہوتی ہے اور ریاست کا ٹیکس پر انحصار ختم یا محدود ہو جاتا ہے۔

6) اسلام اسی طرح زراعت کے بارے میں بھی انقلابی ایجنڈے کا حامل ہے، جو پاکستان کی زراعت کو Turnaround کر سکتی ہے۔ بنجر زمین آباد کرنے پر ملکیت کے حصول کی پالیسی، تین سال زیر استعمال نہ لانے پر زمین کی الاٹمنٹ کی منسوخی اور مزارعت کے سسٹم کے خاتمے کا اسلام کا حکم زمینوں کی پیداوار بڑھانے، فوڈ سیکیوریٹی، دولت کی تقسیم اور غربت کے خاتمے کا باعث بنے گی۔ یہ رہائشی زمینوں کی قیمتیں اور کرایوں میں بھی کمی کا باعث بنے گا۔ خلافت ان احکامات کو حکم شرعی کے طور پر نافذ کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ **من احيا ارضا ميتة فهی له "جس کسی نے مردہ (بنجر، بے آباد) زمین کو زندہ کر لیا تو وہ اس کی ہوگئی۔"** (بخاری)

اسلام کے فقید المثال احکامات درآمدات و برآمدات، بجٹ، بنیادی ضروریات کی ضمانت، انٹلیکچول پراپرٹی سمیت مختلف امور کا احاطہ کرتے ہیں، جو صرف خلافت کے نظام میں نافذ ہوتے ہیں۔ نیو لبرل کیپٹلزم اور سوشلزم کے بعض پیوند پاکستان کی معیشت کو دلدل تک لا چکے ہیں۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اسلام کے اس ایجنڈے کو نافذ کیا جائے؟ اور کتنے لوگ بھوک، ننگ اور افلاس کی چکی میں پھنسیں گے؟ کب تک ہمارے بچے چلچلاتی دھوپ میں ایک پنکھے کی ہوا سے بھی محروم رہیں گے؟ کیا بہت نہیں ہو گئی؟ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا؛ **﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم مِّنْهُمْ﴾ "اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو (اور کتابیں) ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل**

ہوئیں ان کو نافذ کرتے تو ان پر رزق آسمان سے برستا اور زمین کے نیچے سے ابلتا۔"(المائدۃ:66)۔ حزب التحریر نے اپنی کتابوں میں ان تمام نکات کی تفصیلات پہلے ہی پیش کر رکھی ہے۔ تو آگے بڑھیں اور اس کے نفاذ کیلئے حزب التحریر کا ساتھ دیں۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس